بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة الرعد

(۳)

(گزشتہ سے پیوستہ)

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا
وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلَهُ كَذَلِكَ يَضْرِبُ
اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّوَادُ فَيَنْحَثُ أَفْحَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَمَا كُنْ
فِي الْأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى

اُس نے آسمان سے پانی برسایا تو وادیاں اپنے اپنے ظرف کے مطابق بہ نکلیں۔ پھر سیلاب نے
ابھرتے جھاگ کو اٹھالیا اور اسی طرح کا جھاگ اُن چیزوں کے اندر سے بھی ابھرتا ہے جنہیں زیور یا
(اسی قسم کا) دوسرا ساز و سامان بنانے کے لیے آگ میں پگھلاتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کو
نکلاتا ہے۔ سو جھاگ تو رانگاں جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کو نفع پہنچانے والی ہے، وہ زمین میں ٹھیر جاتی
ہے۔ اللہ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے، (جن سے تم اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہو کہ) جن لوگوں

۱۷۹ مطلب یہ ہے کہ وحی الہی کی صورت میں جو بارش اس وقت ہو رہی ہے، اُس نے بھی منکرین کے ہنگامہ و
شورش کی صورت میں کچھ جھاگ اٹھا دیا ہے جو اس طرح چرخ کھارہا ہے کہ شاید کچھ دیر تک سطح پر وہی نظر آئے گا،

وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا
 بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾
 أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
 أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقِضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ
 يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

نے اپنے رب کی دعوت کو لبیک کہا، اُن کے لیے اچھا انجام ہے اور جنہوں نے اُس کی دعوت
 قبول نہیں کی، (اُن کا حال یہ ہوگا کہ) اُنھیں اگر وہ سب کچھ حاصل ہو جائے جو زمین میں ہے اور
 اُسی کے برابر اور بھی تو سب اپنی رہائی کے لیے ہلے ڈالیں یہ بھی لوگ ہیں جن کا حساب برا^{۱۵۰} اور
 جن کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ ۱۷-۱۸

سو کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے، وہ
 حق ہے، اُس شخص کے مانند ہو جائے گا جو اندھا ہے۔^{۱۵۱} (یہ ایک یاد دہانی ہے اور) یاد دہانی تو وہی حاصل
 کرتے ہیں جو عقل والے ہیں، جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے اس پیمان کو توڑتے نہیں^{۱۵۲} اور
 اُس چیز کو جوڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے^{۱۵۳} اور اپنے رب سے ڈرتے اور برے
 لیکن تم دیکھو گے کہ بہت جلد یہ سارا جھاگ فنا ہو جائے گا اور جو کچھ باقی رہے گا، وہ قرآن اور اُس کے حاملین ہوں
 گے۔ خدا کی سنت یہی ہے جس کا ظہور اس کائنات میں ہر جگہ ہوتا ہے، جس طرح کہ مثال سے واضح ہے اور رسولوں
 کی بعثت کے بعد جب حق و باطل میں کشمکش برپا ہوتی ہے تو انسانوں کے لیے بھی لازماً ہو جاتا ہے۔

۱۵۰ یعنی ایسا سخت ہوگا کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بری طرح گرفت میں آئے گی، کسی لغزش سے چشم پوشی نہیں
 ہوگی اور اُن کے اعمال نامے میں رائی کے برابر برائی بھی اُن کے لیے پہاڑ بن کر سامنے آجائے گی۔

۱۵۱ یعنی عقل کا اندھا ہے اور حقیقت کو سامنے پا کر بھی دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔

۱۵۲ اس سے مراد وہ ازلی عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ابتداءے آفرینش میں تمام انسانوں سے لیا تھا۔ سورہ اعراف

(۷) کی آیت ۱۷۲ میں اس کا ذکر تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے۔

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِعَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً وَيَدْرُءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ

حساب کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی رضا طلبی میں ثابت قدم رہے اور نماز کا اہتمام کیا اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا، اُس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کیا اور جو برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ انجام کار کی کامیابی انہی کے لیے ہے، ابد کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو اُن کے آبا و اجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے اس کے اہل بنیں گے۔ فرشتے

۱۵۳ یہ رشتہ رحم کی تعبیر ہے۔ قرآن نے یہ اسلوب جہاں بھی اختیار کیا ہے، موقع کلام کی دلالت سے واضح ہے کہ رشتہ رحم و قرابت کے لیے اختیار کیا ہے۔ اس میں جو ابہام ہے، اُس سے رشتہ رحم کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ گویا یہ ایسی معروف اور بدیہی حقیقت ہے کہ اس کا نام لیے بغیر ہی ہر شخص سمجھ لیتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے جسے خدا نے کاٹنے کا نہیں، بلکہ جو لوگوں کا حکم دیتا ہے۔

۱۵۴ یعنی بدی کے مقابلے میں بدی نہیں، بلکہ نیکی کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن پر بھی خرچ کیے جاتے ہیں جن کا سلوک اُن کے ساتھ اچھا نہیں ہوتا۔ وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اُن کا پروردگار اسی رویے کو پسند کرتا ہے کہ شر کا مقابلہ شر سے نہیں، بلکہ خیر سے کیا جائے اور ظلم کے جواب میں ظلم نہیں، بلکہ انصاف کا علم اٹھائے رکھا جائے، خواہ اس کے لیے کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔

یہ تمام تفصیل اس لیے کی گئی ہے کہ منکرین کو متنبہ کر دیا جائے کہ تم جس اندھے پن کا مظاہرہ کر رہے ہو، اُس کے ساتھ تم اُن لوگوں کے مانند نہیں ہو سکتے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دل و دماغ کی روشنی عطا فرمائی ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جائے کہ آپ پریشان نہ ہوں، آپ جو چیز پیش کر رہے ہیں، اُس کے بارے میں ہر شخص کا رویہ یکساں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مطمئن رہیے، اُس سے وہی لوگ یاد دہانی حاصل کریں گے جو ہوش گوش رکھتے اور عقل سے کام لیتے ہیں اور جن کی سیرت و کردار کارنگ وہ ہے جو بیان کیا جا رہا ہے۔

۱۵۵ یہ اچھے انجام کی مزید تفصیل ہے کہ اُن کے اعزہ و اقربا بھی اہل ہوئے تو جنت میں اُن کے ساتھ ہوں گے

عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾
 وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ
 يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اللَّهُ
 يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
 فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

ہر دروازے سے اُن کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے): تم لوگوں پر سلامتی ہو، اس لیے کہ تم ثابت قدم
 رہے۔ سو کیا ہی خوب ہے انجام کار کی یہ کامیابی! ۱۵۶ ۲۴-۱۹۱

(اس کے برخلاف) جو اللہ کے عہد کو اُس کے باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جسے
 اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اُسے کاٹتے ہیں اور (اس طرح) زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہی
 ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور آخرت میں اُن کے لیے نہایت بُرا ٹھکانا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے،
 رزق کی فراخی عطا فرماتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے)، اُسے تنگ کر دیتا ہے۔ (یہ اس حقیقت
 کو نہیں سمجھے) اور اسی دنیا کی زندگی پر رکتھے ہوئے ہیں، دراصل حالیکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل
 میں محض ایک متاع حقیر ہے۔ ۱۵۸ ۲۵-۲۶

تا کہ اُن کی مسرت میں کوئی کمی نہ رہے۔

۱۵۶ یہ فقرہ فرشتوں کے قول تہنیت کا جزو نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس مرتبہ بلندی کی تحسین ہے
 جو انجام کار انھیں حاصل ہو جائے گا۔

۱۵۷ یہ الفاظ وضاحت قرینہ کی بنا پر اصل میں محذوف ہیں۔

۱۵۸ اصل میں لفظ 'متاع' آیا ہے۔ یہ نکرہ ہے۔ اسی تنکیر کو ہم نے متاع حقیر کے الفاظ میں ادا کیا ہے، اس لیے
 کہ آیت میں یہ تقلیل کے مفہوم میں ہے۔

[باقی]